Iqra Rasheed: 53

اسلام سے کیا مراد ہے؟

لغوی معنی

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ اسلام کا لفظ س۔ ل۔ م۔ سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے "امن"۔ اس کے علاوہ اسلام کے لغوی معنی میں سر تسلیم خم کرنا اور "فرمانبرداری" کے ہیں۔

امام راغب الاصفہانی لکھتے ہیں

"اسلام کا مطلب سلم میں داخل ہونا ہے اور تسلیم اور سلم دونوں امن و سلامتی کی طرف اشارہ کرتے ہیں"

اصطلاحی معنی

اصطلاحی معنوں میں اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہونا۔ کیونکہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے سے مکمل ذہنی اور جسمانی آسودگی حاصل کر سکتا ہے۔ اطاعت الٰہی [illegible] دراصل فرد اور معاشرے کی زندگیوں میں ہم آہنگی استحکام اور ذہنی

اور ذہنی سکون پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے لوگوں کے اندر حقیقی امن و قائم کرنے کا وسیلہ ہے۔

اس کے علاوہ اصطلاحی معنوں میں اسلام سے مراد ہے کہ انسان کا اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دینا۔

سید امیر علی اپنی کتاب "اسلام کی روح" میں اسلام کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

"ابتدائی مفہوم کے مطابق اسلام کا مطلب ہے امن سے رہنا، آرام کرنا، اپنی ذمہ داری ادا کرنا، مکمل ہم آہنگی کے ساتھ رہنا۔ ثانوی مفہوم کے مطابق کسی طرف عنایت کردہ امن کے تابع ہونا ہے۔ اسم سلام (خیال) مفہوم سے اخذ کیا گیا ہے : امن، سلامتی، حفاظت، نجات وغیرہ۔ عام خیال کے برعکس اس کا مطلب تسلیم سے زیادہ پرہیزگاری کی کوشش کرنا ہے۔"

شریعت کے مطابق

شریعت کے مطابق اسلام سے مراد اپنی مرضی، رضامندی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہونا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔
(سورۃ البقرۃ: 256)

ایک اور سورۃ الکافرون میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
لکم دینکم و لی دین۔
تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔
(سورۃ الکافرون: 6)

حضرت محمد ﷺ نے اسلام کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، طاقت ہو تو اللہ کے گھر کا حج کرنا، اسلام ہے۔
(حدیث جبرائیل)

ڈاکٹر حمید اللہ اسلام کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔
"اسلام ایک توحید پرست دین ہے۔ جو صرف اور صرف حضرت محمد ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا۔"

امام غزالی لکھتے ہیں:
"اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کا نام ہے۔"

اسلام کی نمایاں خصوصیات

اسلام کا تصور وحدانیت

اسلام کا پہلا اور اساسی عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید اسلام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسرے اعمال اسی عقیدے پر مبنی ہے۔ اگر توحید اپنی حقیقی صورت میں موجود ہے۔ تو رسالت، وحی اور آخرت پر ایمان بھی درست ہے۔ اور نماز، حج، زکوٰۃ، روزہ جیسے اعمال بھی نتیجہ خیز اور ثمر آفریں ہوتے ہیں۔

توحید سے مراد قولاً و عملاً اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا ہے۔ اور اسی کی عبادت کرنا، اسی کے سامنے سر جھکانا، اسی سے مدد مانگنا، اسی کے حضور عاجزی اور التجا کرنا، اسی کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرنا، خالق و مالک اسی کو سمجھنا، اسی کے قانون کو قانون ماننا اور نفع و نقصان کو اسی کی جانب سمجھنا ہے۔ اور مختصر یہ کہ اس کی عبادت اور بندگی میں کسی کو کسی حیثیت سے اور کسی درجے میں شریک نہ ٹھہرانا عقیدہ توحید کی مکمل صورت ہے۔

خدا کی ظاہری اور باطنی وحدانیت کو اسلام میں لفظ التوحید سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اسلامی عقیدہ میں الہ سے مراد اللہ ہے اور لا الہ الا اللہ یہ اعلان ہے کہ اللہ (خدا) کے سوا کوئی معبود (خدا) نہیں ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد۔ ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفوا احد۔

کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا اور نہ ہی وہ کسی سے اور سے اور نہ کوئی اس کا ہمسفر ہے

(سورۃ اخلاص)

علامہ شبلی نعمانی سیرت النبی ؐ میں لکھتے ہیں۔

نبی کریم ؐ نے اہم توحید کے حوالے سے دو احادیث بیان کی ہیں۔

توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔ اسلام ایک قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعہ میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔

تمام انبیائے کرامؑ نے لوگوں کو توحید کا پیغام دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

آپؐ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسے یہی وحی کی میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہذا تم سب میری عبادت کرو

(سورۃ الانبیا : 25)

۔ بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے ۔

بقول اقبال

۔ بیاں میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

۔ باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
میان حق و باطل نہ کر قبول

باطل دونوں اطراف اپناؤں کو اپنا چاہتا ہے جبکہ حق کا کوئی شریک نہیں یعنی صرف ایک طرفہ واضح نقطہ نظر کا حامل ہوتا ہے حق اور باطل کے درمیان کسی چیز کو قبول نہ کریں یعنی یا حق کو قبول کر یا باطل کو درمیان میں کچھ نہیں۔

اسلام کا تصور رسالت

عقیدہ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہیں جن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے انبیاء و رسل کا جو سلسلہ اختیار کیا ہے اس کو برحق مانا جائے۔ حضور اکرمؐ سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل مبعوث فرمائے سب کو برحق مانا جائے تخصیص رسول ان میں کوئی تفریق نہ کی جائے اور حضور اکرمؐ

کو اللہ تعالی کا آخری رسول و نبی مانا جائے اور آپؐ کی شریعت پر عمل کیا جائے جس نے

سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

کلمہ کا دوسرا حصہ نبی کریمؐ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

(لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں

(سورۃ احزاب: ۴۰)

حضور اکرمؐ کی ذات تمام مسلمانوں کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

(سورۃ احزاب: 21)

ا کریمؐ کی ذات مکمل ضابطہ حیات ہے۔ زندگی کے ہر شعبے معاشی، معاشرتی، سیاسی،

ہر طرف مسلمانوں کے لئے سکے
تمام مذہبوں میں لوگوں کے لئے رہنمائی موجود ہے۔ آپؐ کی حیثیت ایک
تمام لوگوں کے لئے کیونکہ آپؐ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔
معلم کی طرح ہے جو تمام لوگوں کو صراط مستقیم کی جانب رہنمائی کرنے کے لئے مبعوث
ہوئے۔

حدیث مبارکہ ہے۔
بے شک میں تم سب کی طرف معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

اور بے شک آپؐ کو تمام جہانوں کی طرف رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا

نبی کریمؐ کی ذات قرآن کا عملی نمونہ ہے۔ قرآن مجید میں بہت سے ایسے احکام ہیں۔
جن کو کرنے کا حکم مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ لیکن طریقہ موجود نہیں۔ ان تمام احکام ربانی
کی عملی تفسیر آپؐ کی ذات ہے۔ مثال کے طور پر قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔
قل لعبادی الذین امنو یقیموا الصلوۃ

(اے پیغمبرؐ) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں

(سورۃ ابراہیم)

نماز پڑھنے کا طریقہ مسلمانوں نے حضرت محمدؐ کی ذات سے

مالک بن حویرث رضی کہتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا
نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے
(صحیح بخاری 5662، مسلم 674)

قتادہ رضی سے روایت ہے۔
کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے کہا: اے مومنوں کی ماں مجھے رسولؐ کی سیرت کے
بارے میں بتائیے عائشہ رض نے کہا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا بے شک،
عائشہ رض نے کہا کہ **بے شک حضرت محمدؐ اللہ کے نبی کی سیرت قرآن تھی۔**
(صحیح مسلم 746)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت
کے ساتھ ساتھ حضرت محمدؐ کی اطاعت کریں۔
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم
کہہ دو اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (حضرت محمدؐ) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
(سورۃ آل عمران 31)

جب تک حضور اکرمؐ کی محبت ہمارے رگ و پے میں سرایت نہ کر جائے ہمارا ایمان نامکمل رہتا ہے۔

بقول اقبال

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے۔

اگر ہمارے دل میں حضور اکرمؐ کی محبت ہو اور ہم اس محبت کے تقاضے بھی پورے کرنے کی کوشش کرتے ہوں تو ہماری سیرت میں اسلامی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور ہم دین و دنیا کی ہر نعمت سے مالامال ہو سکتے ہیں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(علامہ اقبال)

اسلام اور انسانیت اور عالمگیریت

اسلام ایک عالمی دین ہے یہ کسی مخصوص ماحول میں محدود نہیں نہ کسی نسل یا زمانے کے ساتھ خاص ہے۔ یہ مطلق انسانی حقیقت ہے جو ہر زماں و مکاں

کے لیے ساز گار ہے۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے اسی طرح آخری رسالت بھی عالمگیر ہونے کی حامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: **اے نبی آپ ارشاد فرمائیں: اے لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں**

اسلام میں ذات پات، رنگ نسل قومیت کے لحاظ سے کوئی تفریق نہیں ہے۔

نبی کریمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا۔

اے لوگو! اللہ فرماتا ہے۔ کہ میں نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے لئے قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ کسی گورے کو کسی کالے پر کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی (پرہیز گار) ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اکرمکم عنداللہ اتقکم (الحجرات: ۱۳)

بے شک سب انسانوں میں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو پرہیز گار ہے۔

اسلام پوری انسانی نسل کو ایک ضابطہ حیات کے تحت متحد کرنا چاہتا ہے - اور اپنے پیروکاروں کے لیے امید اور شاندار مستقبل کا پیغام پیش کرنا چاہتا ہے -
حضرت محمدؐ نے ارشاد فرمایا۔
الخلق عیال اللہ
تمام مخلوق اللہ کے عیال کی طرح ہے -
رسول کریم نے ایمان کی بنیاد پر ایک عالمگیر معاشرے کا آغاز فرمایا اور اس کے لیے آپ نے عظیم راہنما اصول عطا فرمائے عالمگیر اسلامی معاشرے کا اہم اصول بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا۔
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو مشکل حالات میں چھوڑتا ہے۔ جو بندہ اپنے مسلمان بھائی کے کام آتا ہے اللہ تعالٰی اس کے کام میں اس کی مدد فرماتا رہتا ہے جو اسی مسلمان بھائی کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ اس کی آخرت میں مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالٰی قیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔
(بخاری، مسلم)

غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک

اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کی حیات مبارکہ کو دنیا کے ہر شخص کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا۔ آپؐ کی مبارک زندگی کا ہر لمحہ حسن اخلاق سے مزین چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپؐ کی تعلیمات مشعل راہ ہیں۔ آپؐ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ کل جہان کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپؐ نے خود بھی غیر مسلموں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور سب مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ ابوداؤد شریف میں آپؐ کا ارشاد مبارک ہے۔

اگر کسی شخص نے مسلمانوں کی امان میں رہنے والے غیر مسلم پر ظلم کیا یا اس کا حق کھایا اس کی طاقت سے بڑھ کر اس پر بوجھ ڈالا اس کی مرضی کے بغیر اس کی کوئی چیز زبردستی لی تو قیامت کے دن میں محمد اللہ کی بارگاہ میں اس کے خلاف مدعی بنوں گا

آپؐ نے ہمیشہ غیر مسلموں کے ساتھ رواداری، چشم پوشی اور معافی کو اختیار کیا۔

احترام آدمیت:

اسلام ایک سچا اور کامل دین ہے۔ یہ دنیا کے سب انسانوں کے لئے رحمت بن کر آیا ہے یہ انسانوں کے ساتھ نفرت نہیں بلکہ محبت کا درس دیتا ہے۔ جو دین انسانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے نازل ہوا ہے وہ کبھی بھی انسانوں کے ساتھ دشمنی کا سبق نہیں دے

(أ) اسلام میں انسان کا مقام

انسان کو دنیا کی تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ شرافت اور عظمت حاصل ہے۔ صورت و سیرت استعداد و صلاحیت اور کمال علم و فضل میں انسان تمام مخلوقات پر فضیلت اور امتیاز رکھتا ہے۔ انسان کی حسن تخلیق بیان کرتے ہوئے چار مقدس قسمیں کھا کر فرمایا گیا ہے۔

والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الامین لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (التین)

ترجمہ: قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی، ہم نے آدمی کو بہتر انداز پر بنایا ہے

(ب) انسانیت کے احترام کا حکم:-

(ii) انسانیت کے احترام اور انکی واجبی احترام کا حکم :-

اللہ تعالیٰ نے نہایت اہتمام کے ساتھ انسانوں کو ایک دوسرے کے احترام اور انکے واجبی حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی ہے بالخصوص اسلام میں رشتوں ناطوں کی رعایت اور پڑوسیوں اور یتیموں کی خبر گیری کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احسانا و بذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا

اور بندگی کرو اللہ کی اور شریک نہ کرو کسی کو اس کا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ یتیموں کے ساتھ مسکینوں اور ہمسایہ قریب ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ غلام اور باندیوں کے ساتھ بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا اترانے اور بڑائی کرنے والا

(سورۃ النساء)

(iii) رشتے داروں سے حسن سلوک :-

اسلام کی انسانی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم یہ بھی ہے کہ رشتے داروں کے ساتھ بہتر سے بہتر برتاؤ کیا جائے۔

حضرت محمد ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ

رشتہ داری عرش خداوندی پکڑے ہوئے (قیامت میں) کہے گی
کہ جو مجھے جوڑے گا اللہ اسے جوڑے گا (اللہ اس پر رحم فرمائے گا)
جو مجھے کاٹے گا اللہ بھی اسے کاٹ کے رکھ دے گا
(بخاری شریف $\frac{886}{2}$).

(۲۲) یتیموں کی خبرگیری

اسلام یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ اسلام نے جہاں ان پر ظلم اور
انکے مال میں خیانت کو عظیم جرم قرار دیا ہے وہیں ان کی خبر گیری اور انکے ساتھ
خیر و خواہی کو انتہائی عظیم ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

إن الذين يأكلون أموال اليتيم ظلما انما يأكلون في بطونهم نارا وسيصلون سعيرا
جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ
ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب داخل ہونگے آگ میں
(سورۃ النساء ۱۰:)

نبی کریم نے یتیم کی کفالت کرنے والے کو خوش خبری سناتے ہوئے فرمایا۔
میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے جیسے
شہادت کی اور بیچ کی انگلی
(بخاری $\frac{888}{2}$)

(۷) مصیبت زدگان اور مسافروں کی مدد

اسلام نے انسانیت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو وقتی مصائب سے دو چار ہونے والے افراد کی مدد پر بھی آمادہ کیا ہے قرآن میں کئی جگہ مسافروں کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرنے کی تلقین کی گئی ہے حتیٰ کہ زکوٰۃ و صدقات کے مصارف میں ایک اہم مصرف مسافروں کو بھی کہا گیا ہے۔

انما الصدقت للفقراء والمسکین والعملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل۔

(سورۃ التوبۃ)

جامعۃ الازہر ڈاکٹر وسیع اللہ لکھتے ہیں۔

اسلام کی سب سے نمایاں خوبی صدقہ جاریہ کے کام کرنا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ

تم اہل زمین پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

(مولانا حالی)

(۷) غلاموں کے ساتھ حسن سلوک

اسلام سے قبل غلاموں کے ساتھ بدترین مظالم روا رکھے جاتے تھے اور انسانیت کے ناطے وہ
ہر منصفانہ حق سے پوری طرح محروم تھے اور انسانی اعتبار سے انھیں ایک آزاد شخص
کے برابر ہونے کا تصور بھی کیا جاسکتا تھا۔ اسلام نے اپنی اعلیٰ انسانیت نوازی کا
ثبوت دیتے ہوئے غلاموں کو جائز حقوق دینے کا حکم دیا۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص اپنے غلام کے چہرے یا بدن پر مارے تو اس کی تلافی
کی شکل یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے
(مسلم شریف $\frac{51}{2}$)

ایک صحابی حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے
مار رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے یہ آواز سنی کہ اعلم ابا مسعود
ابو مسعود خبردار مگر میں غصہ کی شدت سے یہ نہیں سمجھ سکا کہ آواز دینے والا کون ہے
پھر جب نبی کریم ﷺ میرے قریب آگئے تو مجھے احساس ہوا کہ آپ ہی مجھے آواز دے رہے
تھے جیسا کہ ہے آپ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا تو حضرت محمد ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ ابو مسعود جان لو کہ جتنا تم اپنے اس غلام کو مارنے پر قادر ہو اس سے زیادہ
اللہ تمہیں مار کے سزا دینے پر قادر ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا کہ حضرت میں اب کبھی بھی کسی غلام کو نہ ماروں گا اور ایک

خطبہ حجۃ الوداع:
اپنے غلاموں کا خیال رکھو اور جو تم کھاؤ اس میں سے انکو کھلاؤ جو تم پہنو اسی میں سے انکو پہناؤ اور اگر وہ ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کر چاہو تو اللہ کے بندو انہیں فروخت کر دو انہیں سزا نہ دو
روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ تو حضرت محمدؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم کی آگ تم کو جھلسا دیتی۔

(مسلم 1281/6)

عورتوں کا مقام

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے زندگی کا سوز دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشت خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا در مکنوں
کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہندو یونان ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بیکار و زن تہی آغوش

(علامہ اقبال)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں وہ دنیا میں کسی اور مذہب اور قانون میں کسی تمدن اور معاشرے میں عورت کو نہیں دیے گئے۔ قدیم یونان میں عورت کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسم

دیتے تھے۔
زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر
سمجھا جاتا تھا۔ اہل عرب ... یہود یوں کے ہاں کافی عرصہ اس بات
ان کی کفالت کو ایک بوجھ سمجھا جاتا تھا۔
میں اختلاف رہا کہ عورت انسان بھی ہے یا نہیں بہت سے لوگوں کا خیال تھا
کہ عورت انسان نہیں بلکہ مردوں کی خدمت کے لئے ایک انسان نما حیوان
ہے

لیکن جب اسلام آیا رحمت عالم تشریف لائے تو آپؐ نے عورت کو ذلت
اور پستی کی گہرائیوں سے اٹھایا اور اسے عظمت و رفعت کے بلند مقام پر فائز
کر دیا۔

آپؐ نے فرمایا۔
اللہ نے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈال دی، خوشبو
عورت اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف
عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے
ہیں اچھے سلوک کے ساتھ

(سورۃ بقرہ رکوع 8)

اور مردوں کے لئے فرمان جاری کر دیا۔
وعاشروهن بالمعروف
اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو
(سورۃ النساء)
نبی کریم کا آخری خطبہ جو خطبہ حجۃ الوداع جو انسانی حقوق کا پہلا منشور سمجھا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں بھی آپ نے عورتوں کے حقوق کی یاددہانی کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
اے لوگوں عورتوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے۔
اور فرمایا
تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ وہ انہیں اچھا کھانے کو دو، کپڑا پہناؤ، اچھے طریقے سے

مساوات کا حامل دین:

اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ مساوات کا داعی ہے۔ مساوات کے یہ معنی نہیں کہ ایک جاہل بمقابلہ عالم اور ایک غدار بمقابلہ ایک وفادار کے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور حقوق اخلاق کو تباہ کرنا ہے۔ یہاں مساوات کے معنی یہ ہے کہ ہر شخص کو شہری و قانونی وہ تمام حقوق حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی دین کے اندر حاصل شدہ ہیں۔ حدود اسلام کے اندر داخل ہونے والے ہر شخص کو خواہ وہ جس ملک و قوم کا باشندہ ہو تمام حقوق میں بالکل مساوی اور برابر کا سمجھا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر

اے لوگوں! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا تمہاری ذاتیں اور قبیلے مقرر کیے تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک تم سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

(سورۃ الحجرات 13)

کے بنیادی اصول کی بنا پر ہے۔ حضرت محمدؐ نے آخری حج کے موقع پر اس سلسلے میں جو ارشاد فرمایا وہ انسانی حقوق کے "عالمی منشور" کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

اے لوگو بے شک تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک ہے خبردار کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری حاصل نہیں نہ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اور کالے رنگ والا سرخ رنگ والے پر فوقیت رکھتا ہے اور نہ سرخ رنگ والے کالے پر سوائے تقویٰ کے۔

ثبوت مساوات میں حضرت عمر فاروقؓ کے سفر شام کا قصہ مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ وقفے وقفے سے سوار ہوتے تھے کیونکہ پچھلی نشست پر تھا سامان سفر تھا۔ جس وقت آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخلہ کا وقت تھا اور غلام کی باری تھی سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کے لیے کھڑی تھی اور مخالف افواج کے لوگ خلیفہ کا پیدل چلتا دیکھنے کو جمع تھے ان میں سے ایک غیر مسلم نے ایک مسلمان غازی سے پوچھا "کیا آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اس اونٹ پر سوار ہے" غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا نہیں! وہ نہیں وہ ہمارا خلیفہ وہ ہے جو اونٹ کی مہار پکڑے پیدل آرہا ہے۔ سوار تو ان کا غلام ہے۔

بقول اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ صاحب و محتاج غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلام امن کا پیغام

اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام دہشت گردی اور خون ناحق کی اجازت کسی صورت میں نہیں دیتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطنا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا (بنی اسرائیل: 33)

اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے سو اس کے قتل کے بارے میں حد تجاوز نہ کرنا چاہیے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے۔

اسلام میں کوئی بھی قتل رائیگاں نہیں چھوڑ سکتا یا تو قاتل سے جان کا بدلہ لیا جائے گا یا دیت اور یا پھر مقتول کے وارثین کی التجا گوئی کی جائے گی۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

جس نے کسی کو ناحق قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا اس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کیا۔

(سورۃ المائدہ: 22)

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے"

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا۔

اے لوگوں تم پر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح اس دن، اس ماہ، اس شہر میں قتل و غارت حرام ہے۔

یعنی عرفہ کا دن ماہ ذوالحج اور مکہ مکرمہ میں قتل و غارت گری حرام ہے ایسے ہی اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ آپس میں خون خرابا کرنا اور ایک دوسرے کا مال دبانا حرام ہے۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات

اسلام کی سب سے نمایاں خصوصیت اور امتیازی
خصوصیت یہ ہے کہ زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے۔ حیات انسانی کا کوئی
گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا
سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی، اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔
سیاست سے مراد بادشاہ اور رعایا، حاکم اور محکوم کے حقوق و فرائض کی نگہداشت
اور آئین و قوانین کا تعین ہے۔ اسلام میں واضح طور پر بتا دیا ہے کہ خلافت
بادشاہت یا حکمرانی اللہ کی امانت ہے جو انسان کے سپرد کی گئی ہے۔ حاکم کو قرآنی
احکامات اور اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہر قدم اٹھانا ہوگا اور وہ رعایا کا حاکم
نہیں بلکہ اپنے آپ کو رعایا کا خادم تصور کرے گا۔
یہی وجہ بتایا گیا ہے۔

سید القوم خادمھم

قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

اور رعایا کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے حاکم کی پیروی کریں کا حکم دیا گیا ہے۔

لوگو سنو! اطاعت کرو، اگرچہ تم پر کوئی نکٹا حبشی غلام ہی کیوں
نہ امیر بنا دیا جائے جو تم پر کتاب اللہ کو قائم کرے

اسلام نے ایک مکمل معاشی نظام فراہم کیا ہے۔ اسلام میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے (سود نہی) کیونکہ سود دولت کے ارتکاز کا باعث بنتا ہے جس سے معاشرے کے چند لوگ اکثریت کا استحصال کرتے ہیں۔ سود کی ممانعت میں کاروباری رجحان بڑھتا ہے اور لوگوں کو روزگار کے وسائل میسر ہوتے ہیں۔

سورۃ البقرہ میں سود کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا ہے۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ وان تبتم فلکم روس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون۔

ترجمہ: **اگر تم نے نہ چھوڑا تو اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے اور اگر توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا تمہارے واسطے ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔**

(البقرہ 279:)

اسلام نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔ زکوٰۃ سے مال پاک اور معاشرے میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اور انسان کے دل سے مال کی محبت ختم ہوتی ہے۔ اور کامل ایمان کی نشانی بھی یہی ہے کہ انسان اپنی پسندیدہ چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران :92)

تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی ان چیزوں میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہیں

(التغابن 17)

قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعفہ لکم ویغفر لکم واللہ شکور حلیم

اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ اس کو تمہارے لئے دوگنا کر دے گا اور تمہاری مغفرت کر دے گا اور اللہ قدر کرنے والا بردبار ہے۔

یمحق اللہ الربو ویربی الصدقت

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(سورۃ البقرہ 276)

اسلام ایک کامل معاشرتی نظام ایک مضبوط اور پائیدار نظام ہے جس کے اصول و ضوابط مستحکم ہیں اسلامی معاشرہ مساوات اخوت اور باہمی تعاون پر زور دیتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو آپس میں بھائی چارہ کا درس دیا ہے۔

انما المومنون اخوۃ

بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(سورۃ الحجرات: 10)

اسلام حقوق و فرائض کی ادائیگی کا درس دیتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا
"تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور اپنے ریوڑ کا ذمہ دار ہے لوگوں
کا قائد ایک محافظ ہے اور اپنی رعایا کا ذمہ دار ہے مرد اپنے
خاندان کا سرپرست ہے اور وہ ان کا ذمہ دار ہے عورت
اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے اور
وہ انکی ذمہ دار ہے۔ خادم اپنے ملک مالک کے مال کا محافظ
ہے وہ اس کا ذمہ دار ہے بلاشبہ تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور
اپنے ریوڑ کا ذمہ دار ہے"

(صحیح بخاری 7138)

اس طرح اسلام ایک بہترین اخلاقی نظام بھی پیش کرتا ہے۔ اسلام ریاکاری
جھوٹ، منافقت، زناکاری، حسد، بغض، غیبت وغیرہ سے منع کرتا ہے اور
اچھے اخلاق کا درس دیتا ہے۔
حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا!
بے شک مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق
اچھے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بڑوں کی عزت اور
چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا۔

سورۃ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:
آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ کیا تم میں سے
کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی
کے گوشت کو کھائے یقیناً تم اس کو گوارا نہ کرو گے۔

تباہی ہے ہر طعنے دینے والے کی اور غیبت کرنے والے کی
(سورۃ الھمزۃ: 1)

تکمیل دین

دین کے بنیادی اصول وعقائد تو تمام رسولوں کے ایک ہی تھے لیکن
شریعت ارتقاء پذیر رہی ہے نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے نئے شرعی
احکام آتے رہے تا آنکہ حضور اکرمؐ کی رسالت میں دین کی تکمیل ہوئی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم
پر اپنی نعمت تمام کر دی

ختم نبوت کا منطقی تقاضا بھی یہی بنتا ہے کہ آپؐ کی رسالت کے ساتھ اللہ
کے دین کی تکمیل ہو۔

حفاظت قرآن / محفوظ دین

سابقہ رسولوں پر اتاری ہوئی صرف چند کتابیں آج موجود ہیں
لیکن وہ بھی اس حال میں کہ ان میں بہت سی تبدیلیاں اور اضافے کیے
جا چکے ہیں۔ دین اسلام مسلمانوں تک نبی کریمؐ کے ذریعے قرآن کی صورت
میں پہنچا۔ نبی کریمؐ کی زبان سے ادا کیے گئے الفاظ (احادیث) اور آپؐ
کی سنت قطعیت اور صداقت کے ساتھ ہمارے حوالے کیے گئے ہیں۔ اس کے
علاوہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون

بے شک ہم نے ذکر (قرآن مجید) نازل کیا اور ہم خود اس
کے نگہبان ہیں۔ (الحجر: 9)

چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی قرآن مجید ...
آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی
اعتراف کرتے ہیں۔

بقول اقبال

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است وقائم
حرف او ریب نے تبدیل نے
آیہ اش شرمندہ تاویل نے
نوع انساں را پیام آخریں
حامل او رحمۃ اللعالمین

عدل کا نظام

اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل کو پسند کرتا ہے۔ سورۃ الحجرات
آیت نمبر 9 ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تحقیق اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے

اسلامی نظام میں کسی فرد کو خواہ وہ ریاست کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو قانون
سے بالاتر نہیں سمجھا جاتا۔ عہد خلافت راشدہ میں خلیفہ وقت کو بھی قاضی

چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی قرآن مجید میں ذرہ سا بھی رد و بدل نہیں ہوا قرآن
آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی

بقول اقبال

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم
حرف او را ریب نے تبدیل نے
آیہ اش شرمندہ تاویل نے
نوع انساں را پیام آخریں
حامل او رحمۃ للعالمین

عدل کا نظام

اللہ تعالیٰ عادل ہے اور عدل کو پسند کرتا ہے۔ سورۃ الحجرات
آیت نمبر 9 ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تحقیق اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے

اسلامی نظام میں کسی فرد کو خواہ وہ ریاست کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو قانون
سے بالاتر نہیں سمجھا جاتا۔ عہد خلافت راشدہ میں خلیفہ وقت کو بھی قاضی

ایک معمولی فریق مقدمہ کی حیثیت سے طلب کر لیا تھا۔ اور اسے حاضر ہو کر جواب دہی کرنی پڑتی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ حدود کے معاملے میں بڑے اور چھوٹے، امیر غریب میں امتیاز نہیں ہو سکتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے چوری کی چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائی گئی لوگوں نے کہا: رسول ﷺ سے اسامہ کے سوا کون (اسکی سفارش) سے متعلق بات کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہؓ سے لوگوں نے کہا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس سلسلے میں بات چیت کی آپؐ نے فرمایا: "بنی اسرائیل صرف اس وجہ سے ہلاک و برباد ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی اونچے طبقے کا آدمی کسی حد کا مستحق ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اس پر حد نافذ نہیں کرتے اور جب کوئی نچلے طبقے کا آدمی کسی حد کا مستحق ہوتا تو اسے نافذ کرتے اگر (اس جگہ) فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔"

مندرجہ بالا بحث سے ہوتا ہے کہ اسلام تمام انسانوں کے لئے ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام انسانیت کی اعلیٰ خصوصیات یعنی اخوت، انصاف، مساوات، جیسی اقدار کا حامل ہے۔ اسلام کو صحیح معنوں میں اپنی زندگی میں لاگو کر کے ہم دنیاوی اور اخروی دونوں دنیا میں انسان فلاح پا سکتا ہے۔